**اخلاص نیت کی اہمیت**

**اخلاص نیت کا حکم**

* **وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (البينة:5)**

اور انھیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے، ایک طرف ہونے والے ہوں اور نمازقائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی مضبوط ملت کا دین ہے۔

**تمام عبادات کی قبولیت کی شرط**

* **والنَّيةُ شَرْط في صِحَّة جميع العبادات لقوله صلّى الله عليه وسلّم: [الشرح الممتع]**

اور تمام عبادات کے صحیح ہونے کے لیےنیت کرنا شرط ہےکیونکہ اس کی دلیل آپﷺ کا یہ فرمان ہے:

**عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ [صحیح البخاری:1]**

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتےہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺکو فرماتے ہوئےسنا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ہر انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ۔ سو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس نے دنیا (حاصل کرنے )کے لیے ہجرت کی یا کسی عورت کے لیے کہ اس سے نکاح کر لے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔

**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى [سنن النسائی:3138]**

رسول اللہﷺ نےفرمایا:جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور نیت نہ رکھے مگر صرف رسی حاصل کرنے کی تو اس کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ۔

**اللہ تعالی صرف خالص عمل ہی قبول کرتا ہے**

**عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنْ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ [سنن النسائي:3140]**

ابو امامہ باہلی فرماتے ہیں ایک شخص نبیﷺکے پاس حاضر ہوااور کہنے لگا آپ بتائیں ایک شخص جنگ کے لیے جاتا ہے اور ثواب اور شہرت دونوں کا طلب گار ہے اسے کیا ملے گا؟رسول اللہﷺنے فرمایا:اسے کچھ نہیں ملے گا۔اس شخص نے (یہ سوال) تین دفعہ دہرایاہر دفعہ رسول اللہﷺفرماتے تھے اسے کچھ نہیں ملے گا،پھر آپﷺنے فرمایا :اللہ صرف اس عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے کیا جائے اور اس کے ذریعے صرف اس کا چہرہ مقصود ہو۔

**ہر عمل اللہ کے لیے کرنا**

**عَنْ أَبَي مُوسَى .... قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنْ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي [صحیح البخاری:4341-4342]**

ابوموسی اشعری نے پوچھا :اے معاذ!تم (تہجد میں)قرآن کیسے پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں تو رات کے شروع میں سوتا ہوں پھر اپنی نیند کا ایک حصہ پورا کر کے اٹھ جاتا ہوں اور جو کچھ اللہ نے میرے لیے مقدر کر رکھا ہے اس میں سے قرآن پڑھتا ہوں۔ اس طرح بیداری میں ،میں اللہ سے جس ثواب کی امید رکھتا ہوں سونے کی حالت میں بھی اس کے ثواب کا اسی طرح امیدوار رہتا ہوں۔

**عمر رضی اللہ کا قول**

* **وكان من دعاء عمر بن الخطاب - رضي الله عنه - اللهم اجعل عملي كله صالحا واجعله لوجهك خالصا ولا تجعل لأحد فيه شيئا .(الداء والدواء)**

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے:اے اللہ میرے سارے عمل کو صالح بنا دے اور اسے اپنے چہرے کے لیے خالص کرلے اوراس میں کسی ایک کے لیے بھی کوئی حصہ نہ رکھ۔

**نیت میں بگاڑ کا وبال**

**بڑے بڑے اعمال کاحقیر ہو جانا**

* **قال ابن المبارك: رب عمل كبير تصغره النية ودلالة ذلك من الحديث أن الرجل الذي هاجر قد عمل عملاً من أجل الأعمال وهو الهجرة، لكن صغر العمل وذهب أجره لفساد نيته .**
* **ابن المبارك** کہتے ہیں: کتنے کتنے بڑے عمل ہیں کہ نیت جن کو حقیر کر دیتی ہے
* اسکی دلیل اس حدیث سے ہے کہ جس آدمی نے ہجرت کی تو یہ اعمال میں سے تو بہت بڑا عمل ہے لیکن یہ عمل حقیر ہوگیا اور بری نیت کی وجہ سےاس کا اجر چلا گیا ۔

**نیت کی بنا پر ایک ہی عمل کےاجر کا فرق**

* آپ دیکھیں گے کہ دوآدمی ایک ہی جگہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں مگر ان دونوں کی نمازوں کے ثواب میں مشرق سے مغرب تک کافرق ہوتا ہے
* کیونکہ ان میں ایک مخلص ہوتا ہے اور دوسرا مخلص نہیں ہوتا
* یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا ایک دوسرے سے فرق بڑا عظیم ہو جاتا ہے

**[شرح الاربعین للشیخ ابن العثيمين]**

**دکھلاوے کی نماز پڑھنے والوں کے لیے وعید**

* **فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ () الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ () الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ (الماعون:6-4)**

پس ان نمازیوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے ۔وہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ۔وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ۔

**نفاق کی علامت**

* **إِنَّ الْمُنافِقِينَ يُخادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خادِعُهُمْ وَإِذا قامُوا إِلَى الصَّلاةِ قامُوا كُسالى يُراؤُنَ النَّاسَ وَلا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا (النساء:142)**

بے شک منافق لوگ اللہ سے دھوکا بازی کر رہے ہیں، حالانکہ وہ انھیں دھوکا دینے والا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سست ہو کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم۔

**دجال سے زیادہ خطرناک**

**عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنْ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ قَالَ قُلْنَا بَلَى فَقَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ [سنن ابن ماجة:4204]**

ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺہمارے پاس تشریف لائےاور ہم دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ توآپ نے فرمایا :کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لیے مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے ؟ ہم نے کہا:کیوں نہیں۔آپﷺنے فرمایا: چھپا ہوا شرک ۔ وہ یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تا ہے جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز کو خوبصورت بناتا ہے ۔

**کرنے کےکام**

**اللہ کے لیے جینا مرنا**

* **قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الأنعام:162)**

کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے۔

**عبادت میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا**

* **فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا (الكهف:110)**

پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔